

5 ادائیگی و چھتائی کا نظام

5.1 عمومی جائزہ

ادائیگی کا نظام کسی معیشت میں قدر کی ایک فریق سے دوسرے فریق کو منتقلی کا ایک طریقہ ہے اور اس سے معیشت کی لاگتوں کا جزوی طور پر علم ہوتا ہے۔ ایک کارگر، محفوظ اور قابل بھروسہ نظام ادائیگی کا مقصد لاگت کم کرنا، مالی استحکام کی حفاظت کرنا اور معیشت میں اقتصادی سرگرمیوں کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ اس کی ساخت اور اقتصادی نمو پر اس کے اثرات کو اسی وقت بہترین سمجھا جاتا ہے جب یہ قدر کی تیز رفتار اور موثر منتقلی کے قابل ہو، اور اس کے نتیجے میں اضافی لاگت اور خطرات کم سے کم عائد ہوتے ہوں۔ چنانچہ قدر کی ادائیگی کے چھوٹے بڑے طریقے اور تسکات کے تصفیے کے نظام زری پالیسی کے موثر عمل درآمد، نیز مالی نظام کا استحکام برقرار رکھنے میں نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

میں 12ء کے دوران بڑے منصوبوں پر پیش رفت کے لیے موثر اقدامات کیے گئے۔ دوران سال اس صنعت کو ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والی تبدیلیوں سے ہم آہنگ رہے، نیز مقامی سسٹمز کی بہتری کے لیے بھی ہدایت کی گئی کیونکہ ان ہی سے، فراہمی کے مختلف متبادل ذرائع (Alternative Delivery Channels) کی بنا پر تنازعات جنم لینے کا امکان پایا جاتا ہے۔ ملک میں اے ٹی ایم کے نظام کے حوالے سے سابقہ سرکلر کی روشنی میں اسٹیٹ بینک نے رمضان/عید کے مواقع پر اس صنعت کو ہدایات جاری کیں اور ملک بھر میں اچانک معائنے کا سلسلہ جاری رکھنے کا فیصلہ کیا تاکہ ان ہدایات پر عمل درآمد کا جائزہ لیا جائے اور متعلقہ قوانین کے تحت بھاری جرمانے عائد کیے جائیں۔ سیلاب زدگان کو جاری کردہ پاکستان کارڈز کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ان تمام بینکوں کو جن کی اے ٹی ایمز سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں موجود ہیں، یہ بات یقینی بنانے کی ہدایت کی کہ یہ مشینیں کارگر رہیں اور ان میں نقد رقم بھی بروقت بھری جاتی رہے، جبکہ رقوم نکالوانے پر صارف پر چار جزی بھی عائد نہ کیے جائیں۔ بینکوں کو متنوع کارگزاریوں (functionalities) کی حامل مختلف مصنوعات کے حوالے سے متعدد منظوریوں بھی دی گئیں تاکہ ہر موقع پر صارفین کا وقت بچایا جائے اور وہ خطرات سے پاک ماحول میں اپنی رقم استعمال کر سکیں۔

حکومت پاکستان نے ہفتے میں پانچ روز کام کرنے کا جو اعلامیہ جاری کیا تھا اس کی روشنی میں اسٹیٹ بینک نے بھی اختتام ہفتہ (weekend) پر اے ٹی ایم کے انتظام اور اس کے کارگر رہنے کے حوالے سے ہدایات جاری کی تھیں، علاوہ ازیں 'پرزوم' (بروقت مجموعی چھتائی کا نظام) میں تصفیے کے لیے قطع اوقات (cut-off timings) پر نظر ثانی کو بھی کہا تھا۔ 'پرزوم' سسٹم کے ذریعے ادائیگی کی منتقلی کی سہولت میں پلک فراہم کرنے اور اسے بڑھانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے (ایم ٹی 102 استعمال کرتے ہوئے) تیسرے فریق کی منتقلیوں کے لیے ایک لاکھ روپے اور اس سے زائد کی نان کریٹشل ادائیگیوں میں تعاون کی غرض سے ملٹی پل کریڈٹ ٹرانسفرز کی اجازت دینے کا بھی فیصلہ کیا۔ یہ سہولت دس لاکھ روپے اور اس سے زائد کی صارفین کی اہم ادائیگیوں کے علاوہ ہے اور اسے بڑی تعداد میں ادائیگیوں (یعنی تنخواہوں اور ترسیلات وغیرہ) کی پراسیسنگ کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ترسیلات کے پہلو سے اسٹیٹ بینک نے رقم کی منتقلی کی ہر ہدایت پر فی سود ایک ہزار روپے یکساں فیس وصول کرنے کا فیصلہ کیا ہے، قبل ازیں ایسے سودوں پر 0.07 فیصد کی مقررہ شرح سے فیس وصول کی جاتی تھی۔

میں 12ء کے دوران ایک اہم پیش رفت یہ ہوئی کہ اسٹیٹ بینک نے 'سارک'، 'ہیمنٹ کونسل' یا 'ایس پی سی' (SAARC Payment Council) کا سکرٹیٹریٹ چلانے کی دو سالہ مدداریاں یکم مارچ 2012ء سے سنبھال لیں، سکرٹیٹریٹ شعبہ نظام ادائیگی میں واقع ہے۔ ایس پی سی سارک ملکوں کے مرکزی بینکوں اور زری مقتدرہ کا ایک فورم ہے جس کا مقصد عالمی سطح کی حکمت عملیاں، اور بین الاقوامی نظام ہائے ادائیگی کی تشکیل کے لیے نقشہ راہ مل جل کر وضع کرنا ہے۔

بینک اکاؤنٹ کوڈز کو معیاری فارمیٹ میں لانے کے حوالے سے اسٹیٹ بینک نے ایک بڑی پیش رفت کی ہے، تاکہ ملکی اور سرحد پار (cross border) لین دین کی ادائیگیوں کی پراسیسنگ میں کارگزاری کو موثر بنایا جائے۔ پاکستان میں سرحد پار بینک اکاؤنٹس کا پتہ چلانے کے لیے پاکستان بینکنگ ایسوسی ایشن کی مشاورت سے انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر (آئی بی اے این) کا بین الاقوامی معیار (آئی ایس او 13616-1:2007) نافذ کیا جا چکا ہے۔ اس اقدام سے رقم کی منتقلی میں تاخیر ختم ہو جائے گی اور ادائیگی/کلیئرنگ سسٹمز

انسانی مداخلت کے بغیر اکاؤنٹ نمبر کی برقی طریقے سے تصدیق کر سکیں گے۔ متعلقہ رہنما ہدایات صنعت کو بھی جاری کی گئیں جن میں بتایا گیا کہ آئی بی اے این کس طرح بنایا جاسکتا ہے، اس کی تصدیق کے پراسیس کیا ہیں، اور صنعت اس پر مرحلہ وار عمل درآمد کس طرح کر سکتی ہے۔

5.2 بڑی مقدار کی ادائیگی کا نظام (بروقت مجموعی چلتائی کا نظام)

بروقت مجموعی چلتائی کا نظام ایک ایسا نظام ہے جو پراسسنگ اور رقوم کی منتقلی کی ہدایات پر حتمی تصفیہ دونوں عین اسی وقت کرتا ہے جب اسے ہدایات دی جائیں۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ان کے احاطے میں جو ریسمٹ ٹرمینلز فراہم کیے ہیں بینک ان کے ذریعے رقوم منتقل کرتے ہیں۔ 'پرزوم' سسٹم کے ذریعے کئی طرح کے لین دین چکائے جاتے ہیں جن میں سرکاری تمسکات (پی آئی بی/ایم بی)، بین ال بینک رقوم منتقلی، کثیر طرفہ تصفیے کے خالص پتھر (batches) اور صارفین منتقلیاں شامل ہیں۔ فی الحال 'پرزوم' کے 43 شرکاء ہیں، جو 35 کمرشل بینک، 7 ترقیتی مالی ادارے اور ایک مائیکرو فنانس بینک ہے۔

جدول 5.1: لین دین کی مختلف اقسام						
مقدار عدد میں، قدریں ارب روپوں میں						
لین دین کی اقسام		م 11ء		م 12ء		قدر میں رد و بدل
		مقدار	قدر	مقدار	قدر	فیصد
سرکاری تمسکات (بین ال بینک)	57,007	38,119	66,622	64,559	17	69
رقم کی منتقلی (بین ال بینک اور صارف کو منتقلی)	221,485	31,021	260,898	35,118	18	13
این آئی ایف ٹی	50,208	12,728	47,430	12,854	-6	1
مجموعہ	328,700	81,868	374,950	112,532	14	37

جدول 5.1 کے مطابق م 12ء کے دوران 'پرزوم' کے ذریعے چکائی گئی ادائیگیوں کی مجموعی تعداد میں گزشتہ سال کی نسبت بلحاظ حجم 14 فیصد اور بلحاظ قدر 37 فیصد اضافہ ہوا۔ تفصیلات کے مطابق سرکاری تمسکات کے سودوں کی تعداد 57,007 سے بڑھ کر م 12ء میں 66,622 ہو گئی جو 17 فیصد اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ 'پرزوم' سسٹم کے ذریعے تمسکات کی خرید و فروخت کی قدر بھی 69 فیصد اضافے کے ساتھ 64.5 ارب روپے ہو گئی۔

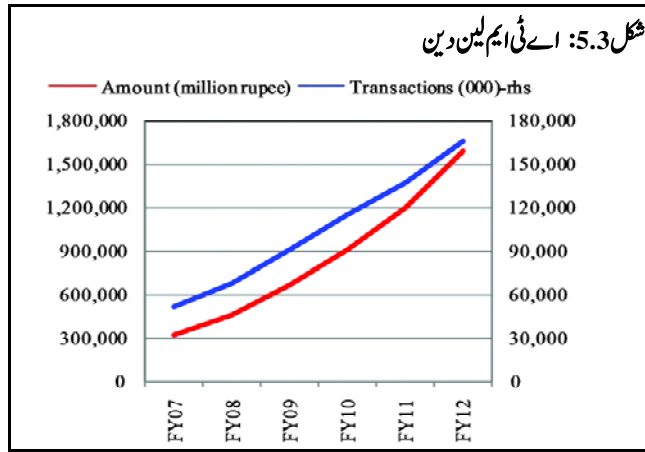
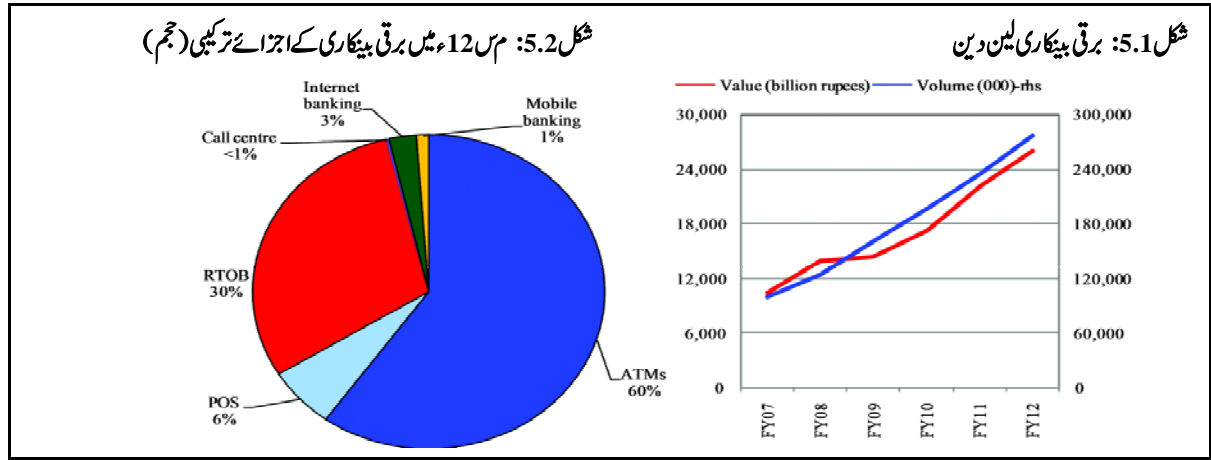
'پرزوم' کے ذریعے رقم کی بین ال بینک منتقلی اور صارفین منتقلیوں بھی گزشتہ سال کے مقابلے میں بلحاظ حجم 18 فیصد اور بلحاظ قدر 13 فیصد بڑھ گئیں۔ 'نفٹ' (NIFT) سے بھجوائے گئے کثیر طرفہ تصفیے کے خالص پتھر بھی بلحاظ قدر ایک فیصد بڑھ گئے، تاہم 'نفٹ' کے سودوں کی تعداد میں کمی کا سبب ہفتے میں ایام کار کا صرف پانچ روز ہونا ہو سکتا ہے۔

5.3 خردہ ادائیگی کا نظام

پاکستان میں خردہ ادائیگی کے نظام کا دائرہ کار کامرس کے حلقوں میں زیادہ سے زیادہ برقی آلات کی شمولیت کے باعث وسیع ہوتا جا رہا ہے جس کی بنا پر مرکزی بینکاری کے پہلے سے زیادہ مستحکم سلوشنز کی تشکیل میں مدد ملتی ہے۔ منڈی کی پہلے سے موجود مصنوعات اور متعدد پیش رفت مثلاً پری پیڈ کارڈز کی آمد سے صارفین اپنی مالیاتی صورتحال سے پہلے کے مقابلے میں زیادہ باخبر ہو رہے ہیں، نیز جو لوگ پہلے بینکوں کی خدمات سے استفادہ نہیں کرتے تھے انہیں بھی خدمات کے دائرے میں لانے میں مدد ملی ہے۔ م 12ء اے ڈی سیز کی تعداد کے علاوہ ان ذرائع سے کیے گئے لین دین میں بھی اضافہ ہوا۔ بینک اور دیگر مالی ادارے منسلک خطرات کی موجودگی میں خطرات کو کم کرنے کے طریقے اختیار کر رہے ہیں تاکہ منڈی میں صحت مند اندازہ مسابقت لائی جائے اور اسے برقرار بھی رکھا جائے۔

5.4 برقی بینکاری اور اس کی ہیئت ترکیبی

گزشتہ دس سال کے دوران برقی بینکاری (ای بینکاری) نے ہماری مالی صنعت پر خاصے اثرات چھوڑے ہیں۔ اس طریقے سے لین دین کا حجم اور قدر دونوں میں نمایاں نمو ہوئی ہے چنانچہ اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ پاکستان میں برقی بینکاری کے لین دین کے حجم اور قدر دونوں میں 18 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ سال ان میں بالترتیب 20 فیصد اور 28 فیصد نمو ہوئی تھی (دیکھئے شکل 5.1)۔ حجم کے لحاظ سے برقی بینکاری کے فیصد اجزائے ترکیبی م 12ء میں بھی کم و بیش گزشتہ سال جیسے رہے (دیکھئے شکل 5.2)۔



5.4.1 اے ٹی ایم
اے ٹی ایم مالی خدمات کی فراہمی کا ایک اختراعاتی طریقہ ہے جس سے صرف نقد رقم ہی نہیں نکلائی جاتی، بلکہ رقم کی منتقلی، نقد رقم جمع کرانے، یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی، چیک بک کے حصول کی درخواست اور دیگر مالی امور کے بارے میں بھی اس کا مفید استعمال ہو رہا ہے۔ اے ٹی ایم کے ذریعے ادائیگیوں کا تناسب برقی بینکاری سے ہونے والے مجموعی لین دین میں اب بھی بلند ترین ہے، م 12ء کے دوران اے ٹی ایم سے ادائیگیوں کی تعداد میں 21 فیصد اور قدر میں 33 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گزشتہ برس یہ اضافہ بالترتیب 19 فیصد اور 32 فیصد تھا۔ دوران سال اے ٹی ایم سے لین دین کی اوسط قدر 9,559 روپے رہی جبکہ گزشتہ سال یہ اوسط 8,695 روپے تھی (دیکھئے شکل 5.3)۔ م 12ء کے دوران بینکوں نے اپنے نیٹ ورک میں 545 نئے ایبز کا اضافہ کیا جس سے ملک بھر میں اے ٹی ایمز کی مجموعی تعداد 5,745 ہو گئی۔

5.4.2 ریٹیل ٹائم آن لائن برانچیں
دوران سال ملک میں ریٹیل ٹائم آن لائن برانچوں کا نیٹ ورک وسیع ہو کر 9,291 برانچوں تک پھیل گیا جو 25 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے جبکہ گزشتہ برس 11 فیصد نمو ہوئی تھی، گزشتہ برس تک 78 فیصد برانچیں آن لائن خدمات دے رہی تھیں، م 12ء میں ایسی برانچوں کا تناسب بڑھ کر 93 فیصد ہو گیا۔

5.4.3 پوائنٹ آف سیل
م 12ء کے دوران پوائنٹ آف سیل ٹرمینلز کی تعداد 6 فیصد کی ساتھ 34,879 پر آ گئی، گزشتہ برس 28 فیصد کی ہوئی تھی۔ بینکوں کی جانب سے کریڈٹ کارڈ کے اجرا کی سخت پالیسی اس کی وجہ ہے، نیز بینکوں نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ پوائنٹ آف سیل ٹرمینلز میں وہ اپنی سرمایہ کاری کم کریں گے۔

جہاں تک حجم کا تعلق ہے تو ملک میں پوائنٹ آف سیل پر لین دین کا حجم 22.1 فیصد اضافے سے 17.4 ملین تک پہنچ چکا ہے، جبکہ گزشتہ سال 8.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ قدر کے لحاظ سے اس لین دین میں 15.4 فیصد نمو ہوئی اور وہ 180.1 ارب روپے تک جا پہنچا، جبکہ گزشتہ سال 7.9 فیصد کی ہوئی تھی۔

5.4.4 انٹرنیٹ بینکاری

انٹرنیٹ بینکاری میں یوٹیلیٹی بل کی ادائیگی اور موبائل فون میں رقم ڈالوانا، اور برقی طریقے سے رقوم کی منتقلی شامل ہے۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران بینکوں نے اس نوع کے 6.9 ملین سودے کیے جن کی مجموعی قدر 365 ارب روپے بنتی ہے۔ اس سے حجم میں 56 فیصد اور قدر میں 75 فیصد نمو ظاہر ہوتی ہے جبکہ گزشتہ برس ان میں بالترتیب 50 فیصد اور 48 فیصد نمو ہوئی تھی۔

5.4.5 موبائل بینکاری

ملک میں موبائل بینکاری تیزی سے فروغ پا رہی ہے، مزید کی بینک اس طریقہ ادائیگی کے ذریعے صارفین کو اعلیٰ معیار کی اور محفوظ خدمات فراہم کرنے کے لیے آگے آرہے ہیں۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران مجموعی طور پر 3.1 ملین کی تعداد میں لین دین کیے گئے جبکہ گزشتہ برس یہ تعداد 3.3 ملین تھی، البتہ ان سودوں کی قدر میں خاصا اضافہ ہوا ہے، گزشتہ برس 7.7 ارب روپے کے سودے ہوئے تھے جبکہ مئی 12ء میں 12.2 ارب روپے کے سودے ہوئے۔

5.4.6 ریٹل ٹائم آن لائن بینکاری

پاکستان میں بینک ریٹل ٹائم آن لائن بینکاری فراہم کر رہے ہیں جس میں صارفین سے صارفین کو، صارفین سے بینک کو، اور بینک سے بینک کو لین دین کی آن لائن طریقے سے سہولت مل رہی ہے۔ مئی 12ء کے دوران ریٹل ٹائم آن لائن بینکاری سے لین دین کا مجموعی حجم 11.6 فیصد بڑھ گیا جبکہ گزشتہ برس 22.8 فیصد بڑھا تھا۔ لین دین میں بلحاظ قدر 16.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس 27.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔

5.4.7 پلاسٹک کارڈ (ڈیبٹ / کریڈٹ) کی تعداد

مئی 12ء میں پلاسٹک کارڈوں کی مجموعی تعداد 28 فیصد اضافے سے 17.95 ملین ہو گئی جبکہ گزشتہ سال 33 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ تاہم ان کارڈوں میں 89 فیصد ڈیبٹ کارڈ ہیں۔

5.5 اختتامیہ

مئی 12ء کے اعداد و شمار کے مطابق ملک میں برقی بینکاری کا مستقبل شاندار ہے، گزشتہ پانچ سال کے دوران برقی بینکاری کے تمام طریقوں میں لین دین میں نمودیکھی گئی ہے جس سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ نظام ادائیگی کے انفراسٹرکچر میں برقی بینکاری خدمات کا استعمال بڑھا ہے۔ یہ حوصلہ افزا امر ہے کیونکہ ملک کے دور دراز علاقوں تک مالی خدمات کا دائرہ وسیع کرنے کی غرض سے برقی بینکاری کی سہولت ایک قابل عمل حل پیش کرتی ہے، نیز یہ بینکوں کی خدمات سے محروم آبادی کے لیے بھی قابل بھروسہ طریقہ ہے۔ بینک اپنے تکنیکی سسٹم کو مسلسل بہتر بنا رہے ہیں، ادھرت نئی برقی مصنوعات میدان میں آکر مالی اداروں کو مجبور کر رہی ہیں کہ وہ اپنے سسٹم کو مضبوط بنائیں، اور اس کے ساتھ ساتھ یہ مصنوعات صارفین کے علاوہ مالی اداروں کے لیے بھی اشتراک عمل کا ماحول تشکیل دے رہی ہیں۔

